سورة آل عمران

آيات ٦٥ - ٥٩

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ
﴿۵۹﴾ اَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَكُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمۡ وَ
اَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ قف ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلْ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَـقُّ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۲﴾
فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا
بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾
يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰىةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ
بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۵﴾

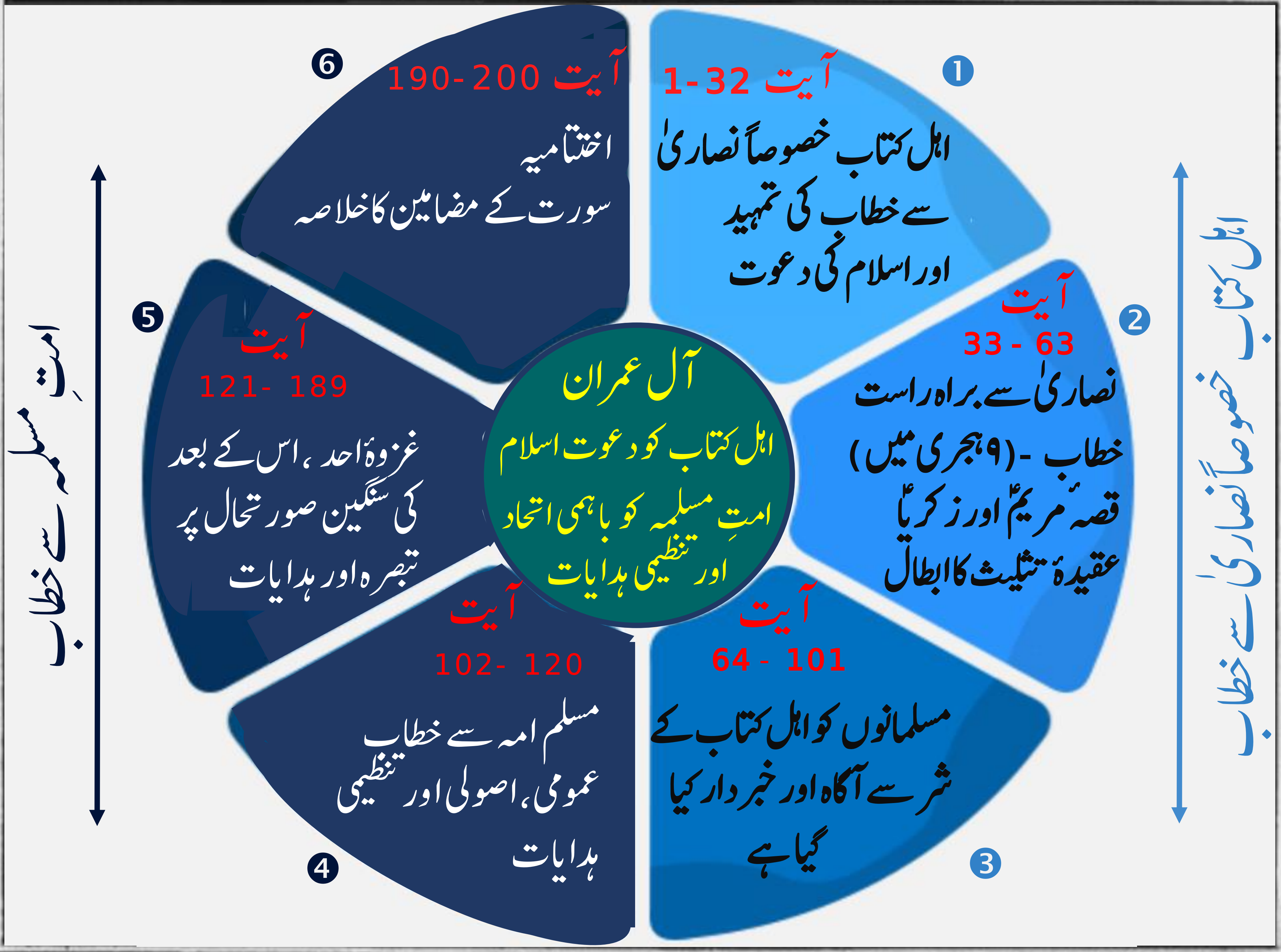
آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب -(۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ‌ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۝٥٩

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى ۔ یقیناً عیسیٰؑ کی مثال

عِنۡدَ اللّٰهِ ۔ اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ اٰدَمَ ۔آدم کی مثال جیسی ہے

خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ۔اس نے پیدا کیا ان کو مٹی سے

ثُمَّ قَالَ لَهٗ ۔ پھر اس نے کہا

كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۔ تو ہو جا پس وہ ہو گئے

اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ۔(یہ بات) حق ہے تیرے رب (کی طرف) سے

فَلَا تَكُنۡ ۔ پس نہ ہو

مِّنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۔شک کرنے والوں میں سے

تُراب ۔ (خشک) مٹی، جس میں نمی نہ ہو (Inorganic form)

اِمْتَرٰى يَمْتَرِي ، اِمْتَرَاءً ۔ اہتمام سے جھگڑا کرنا، شک کرنا (VIII)

(م ر ي)

مُمْتَرِی : جھگڑا کرنے والا ، شک کرنے والا

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے
پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا
یہ اصل حقیقت ہے جو تمہارے رب کی طرف سے بتائی جا رہی ہے اور تم ان
لوگوں میں شامل نہ ہو جو اس میں شک کرتے ہیں

The similitude of Jesus before Allah is as that of Adam; He created him from dust, then said to him: "Be". And he was.
(This is) the truth from thy Lord , so be not thou of those who waver.

اِنَّ مَثَلَ عِيۡسٰى عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ‌ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۵۹﴾

عیسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کی خلقت میں مشابہت

- عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش سے عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو ایک انسان اور رسول سمجھنے کی بجائے کبھی خدا اور کبھی خدا کا بیٹا بنا ڈالا — ان تمام غلط فہمیوں کا یہاں تجزیہ اور ازالہ کر دیا گیا
- انہیں آدم علیہ السلام کی مثال دی گئ ہے جسے وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے ماں اور باپ کی عدم موجودگی میں تخلیق کیا (کلمۂ کن سے)۔ اس تخلیق کی بنا پر ان میں کوئی الوہیت نہیں
- اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے (اور انہیں بھی اللہ نے اسی کلمۂ کن سے پیدا کیا) تو خدا کیسے بن گئے ؟ یا کس بنیاد پر انہیں خدا کا بیٹا بنا لیا؟
- ذرا غور کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام دونوں کی خلقت استثنائی تھی۔ عیسیٰ علیہ سے ذرا پہلے اللہ نے یحییٰ علیہ السلام کو بھی استثنائی صورت سے پیدا کیا جب انتہائی بڑھاپے کو پہنچے ہوئے زکریا علیہ السلام اور ان کی اہلیہ جو ساری عمر بانجھ رہیں اللہ نے ان کو اولاد دے دی
- یہ سارے معجزات ہیں، اللہ کو اختیار ہے جو چاہے کرے، یہ کسی کی الوہیت کی دلیل کیسے ؟

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۵۹﴾

بیٹے کے لفظ سے غلط فہمی

- عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا بناتے ہوئے انجیل میں " ابن " کے لفظ کا سہارا لیا ہے کہ جب پروردگار خود عیسیٰ علیہ السلام کو ابن یعنی بیٹا کہہ کے پکارتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یقینا اس کے بیٹے ہیں
- توراۃ اور انجیل میں ابن کا لفظ صرف عیسیٰ ہی کے لیے استعمال نہیں ہوا بلکہ حضرت آدم کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ فرشتوں کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ حتیٰ کہ نصاریٰ کو بھی بیٹے کہہ کر پکارا گیا ہے۔ تو اگر کسی کو خدا کا بیٹا یا معبود بنا دینے کے لیے یہ لفظ کافی ہے تو پھر تم نے صرف عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا کہنے پر اکتفا کیوں کیا ہے
- اس طرح تو ہر اس ذات کو معبود ماننا ہوگا جس کے لیے بیٹے کا لفظ استعمال ہوا اور اس طرح معبودوں کا ایک لشکر تیار ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی حماقت ممکن نہیں تو پھر سیدھی طرح اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ ایک زبردست غلط فہمی ہے جس کا نتیجہ اللہ کی ذات و صفات میں شرکت کا باعث ہے اور یہ تمام انبیا و رُسل کی لائی ہوئی تعلیمات کے خلاف ہے

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمۡ

فَمَنۡ حَآجَّكَ - پھر جو حجت کرے آپ سے

حَاجَّ يُحَاجُّ ، مُحَاجَّةً جھگڑا کرنا (III)

فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ - اس میں اس کے بعد کہ

مَا جَآءَكَ - جو آیا آپ کے پاس

(ج ي أ) جَاءَ يَجِيْ ، جَيْئًا آنا، لانا، لے جانا

مِنَ الۡعِلۡمِ - علم میں سے

فَقُلۡ تَعَالَوۡا - تو ان سے کہیں آؤ

نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا - ہم پکاریں اپنے بیٹوں کو

وَ اَبۡنَآءَكُمۡ - اور (تم) اپنے بیٹوں کو

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمۡ - اور (ہم) اپنی عورتوں اور تم اپنی عورتوں کو

وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَكُمۡ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿٦١﴾

وَاَنۡفُسَنَا - اور (ہم) اپنی جانوں کو

وَاَنۡفُسَكُمۡ - اور (تم) اپنی جانوں کو

ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ - پھر ہم گڑگڑائیں (ب ھ ل)

بَهَلَ يَبْهَلُ ، بَهَلاً (1) آزاد چھوڑنا (2) مہلت دینا (3) لعنت کرنا

اِبتَهَلَ يَبتَهِلُ ، اِبْتِهَالاً - اہتمام سے آزاد ہونا، آزادی سے کھل کر التجا کرنا، گڑگڑانا (VIII)

مُبَاهَلة : حق پر نہ ہونے کی صورت میں لعنت طلب کرنا

فَنَجۡعَلۡ - پھر ہم بنائیں (یعنی بھیجیں)

لَّعۡنَتَ اللّٰهِ - اللہ کی لعنت

عَلَى الۡكٰذِبِيۡنَ - جھوٹ کہنے والوں پر

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ
اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ
لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾

یہ علم آ جانے کے بعد اب کوئی اس معاملہ میں تم سے جھگڑا کرے تو اے محمدؐ!
اس سے کہو، "آؤ ہم اور تم خود بھی آ جائیں اور اپنے اپنے بال بچوں کو بھی
لے آئیں اور خدا سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اُس پر خدا کی لعنت ہو

If any one disputes in this matter with thee, now after (full) knowledge Hath come to thee, say: "Come! let us gather together,- our sons and your sons, our women and your women, ourselves and yourselves: Then let us earnestly pray, and invoke the curse of Allah on those who lie!"

محمد اقبال

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ

اتمام حجت کے بعد نصاریٰ کو چیلنج

- آیت میں خطاب اگرچہ غائب کے صیغے میں ہے لیکن اشارہ بنی نجران کے وفد کی طرف ہے کہ بحث انہی سے جاری تھی اور وہی عیسائیت کی نمائندگی کر رہے تھے۔ انہی پر اتمام حجت کے لیے یہ آیات نازل ہوئیں
- عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے رد میں جتنے دلائل فراہم کئے گئے، ان میں سے کسی کا جواب بھی ان کے پاس نہ تھا، ان باتوں کو ماننے کی بجائے وفد نجران جان بوجھ کر ہٹ دھرمی کر رہا تھا۔ اور نہ وہ خود اپنی کتب مقدسہ کی کوئی سند پیش کر سکے تھے
- نصاریٰ کا یہ وفد جو ابو حارثہ اور ابن علقمہ جیسے بڑے بڑے پادریوں کی سر کردگی میں مدینہ آیا تھا، اس سے دعوت و تبلیغ اور تذکیر و تفہیم کا معاملہ کئی دن تک چلتا رہا، آپ ﷺ کی سیرت، آپ ؐ کی تعلیم اور آپ ؐ کے کارناموں کو دیکھ کر اکثر اہل وفد اپنے دلوں میں آپ ؐ کی نبوت کے قائل بھی ہو گئے تھے یا کم از کم اپنے انکار میں متزلزل ہو چکے تھے (مگر مان کے نہ دے رہے تھے)
- اور پھر آخر میں رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ اگر یہ اس قدر سمجھانے پر بھی قائل نہیں ہوتے تو انھیں مباہلے کی دعوت دے دیجیے۔ اس لیے جب ان سے کہا گیا کہ اچھا اگر تمہیں اپنے عقیدے کی صداقت کا پورا یقین ہے تو آؤ ہمارے مقابلہ میں دعا کرو کہ جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو، تو ان میں سے کوئی اس مقابلہ کے لیے تیار نہ ہوا۔

فَمَنۡ حَآجَّكَ فِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمۡ

- آپ ﷺ نے بنی نجران کے وفد کو مباہلے کی دعوت دی اور وقت مقرر پر اپنے نواسوں، اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا اور اپنے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لے کر مباہلے کی جگہ پر تشریف لے آئے

- ان سے بھی اسی بات کا مطالبہ تھا کہ تم خود بھی میدان میں آؤ اور جو قریبی عزیز اس وقت تمہیں میسر ہیں انھیں بھی ساتھ لے کے آؤ

- اپنی اولاد یا اپنے قریبی عزیزوں کو ساتھ لے کے آنا یہ مباہلے کی شرط نہیں، یہ صرف اس بات کا اظہار ہے کہ ہم اس معاملے میں سب کچھ داؤد پہ لگا دینا چاہتے ہیں۔ ہم محض بحث کے لیے یہ طریقہ اختیار نہیں کر رہے بلکہ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اپنی اولاد سے بھی زیادہ حق کو اہمیت دیتے ہیں۔ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ بڑی سے بڑی مصیبت کا سامنا کر لیتا ہے لیکن اپنے زن و فرزند اور اپنے محبوب رشتوں کو کبھی مصیبت میں جھونکنے کے لیے تیار نہیں ہوتا اور کبھی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان کے لیے لعنت کی دعا کرے

- مباہلہ کی دعوت سن کر وفد نجران نے مہلت مانگی کہ ہم مشورہ کرکے جواب دیں گے، ان کے مذہبی سربراہ نے اپنے وفد کے شرکاء سے کہا کہ ان لوگوں سے مباہلہ کرنے کی کبھی جرأت نہ کرنا۔ یہ یقیناً اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے نبی کے ساتھ جب بھی کسی نے مباہلہ کیا ہے اس کا نام و نشان مٹا دیا گیا ہے

- انھوں نے مقابلہ چھوڑ کر سالانہ جزیہ دینا قبول کیا اور صلح کرکے واپس چلے گئے (اسلام کی حقانیت واضح ہو گئی)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ۚ وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۶۳﴾

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ - بے شک لازماً یہی

الۡقَصَصُ الۡحَقُّ - سچا قصہ ہے

وَمَا مِنۡ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ - اور نہیں ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ کے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ - اور یقیناً اللہ ہی لازماً

الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ - بالادست ہے حکمت والا ہے

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر وہ رو گردانی کریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ - تو یقیناً اللہ (تو) جاننے والا ہے

بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ - فساد پھیلانے والوں کو

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾

یہ بالکل صحیح واقعات ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خداوند نہیں ہے، اور وہ اللہ ہی کی ہستی ہے جس کی طاقت سب سے بالا اور جس کی حکمت نظام عالم میں کارفرما ہے - پس اگر یہ لوگ (اِس شرط پر مقابلہ میں آنے سے) منہ موڑیں تو (اُن کا مفسد ہونا صاف کھل جائے گا) اور اللہ تو مفسدوں کے حال سے واقف ہی ہے

This is the true account: There is no god except Allah; and Allah-He is indeed the Exalted in Power, the Wise.
But if they turn back, Allah hath full knowledge of those who do mischief.

إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾

- ان آیات میں جن حقائق کا بیان ہوا اس سے قبل ان کا بیان ہو گیا ہے۔ یہاں دعوت مباہلہ اور وفد کی جانب سے اس کے انکار کے بعد بطور تاکید دوبارہ ذکر کیا گیا ہے
- دلائل سے حقائق کو ثابت کر دیا گیا، مباہلہ سے عیسائیت کے غلط ہونے اور اسلام کے سچا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی گئی اور توحید کا عقیدہ نکھر کر سامنے آگیا
- ہر طرح سے یہ بات واضح ہو گئی کہ معبود برحق صرف اللہ کی ذات ہے۔ عیسائیوں یا دوسرے لوگوں نے جو غلط عقائد اختیار کر رکھے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر کچھ لوگ ماننے کے لیے تیار نہیں اور وہ اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہنا چاہتے ہیں تو وہ درحقیقت مفسد ہیں
- یہاں یہ فساد کن معنوں میں۔ اس کا محل؟
- حقیقت یہ ہے کہ اس پوری کائنات کا نظام اس وقت تک درست طور پر چل ہی نہیں سکتا جب تک یہ تسلیم نہ کر لیا جائے کہ اس کا اللہ ایک ہی ہے۔ جو اس کے تمام معاملات کی تدبیر اور انتظام کرتا ہے
- جب اس کرہ ارض پر بہت سے الٰہ پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر اللہ کی یہ زمین فتنہ و فساد سے بھر جاتی ہے۔

قُلۡ يَاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـًٔا

قُلۡ يَاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - آپؐ کہ دیں اے اہل کتاب

تَعَالَوۡا - آؤ

اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ - ایک ایسے کلمے کی طرف جو یکساں ہے

سوا - برابر، وسط

بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ - ہمارے اور تمہارے درمیان

اَلَّا نَعۡبُدَ - کہ نہ ہم بندگی کریں

اِلَّا اللّٰهَ - مگر اللہ کی

وَلَا نُشۡرِكَ - اور (یہ) کہ نہ ہم شرک کریں

بِهٖ شَيۡـًٔا - اس کے ساتھ ذرا سا بھی

وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۶۴﴾

وَّلَا يَتَّخِذَ - اور (یہ) کہ نہ بنائے

بَعۡضُنَا بَعۡضًا - ہم میں سے کوئی

اَرۡبَابًا - رب

أرباب - رَبّ کی جمع

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا - پھر اگر وہ روگردانی کریں

فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا - تو تم لوگ کہو گواہ رہو

بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ - کہ ہم تو مسلم (فرماں بردار) ہیں

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤

کہو، "اے اہل کتاب ! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے" اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو، ہم تو مسلم (صرف خدا کی بندگی و اطاعت کرنے والے) ہیں

Say: "O People of the Book! come to common terms as between us and you: That we worship none but Allah; that we associate no partners with him; that we erect not, from among ourselves, Lords and patrons other than Allah." If then they turn back, say ye: "Bear witness that we (at least) are Muslims (bowing to Allah's Will).

محمد اقبال

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا

اس سورت کے تیسرے خطبے کا آغاز۔ آیات (۶۴ تا ۱۰۱)

- اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کو خطاب۔ اس کے مضمون پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جنگ بدر اور جنگ احد کے درمیانی دور میں نازل ہوا۔ لیکن ان تینوں خطبوں کے درمیان مطالب کی ایسی قریبی مناسبت پائی جاتی ہے کہ شروع سورت سے لے کر یہاں تک کسی جگہ ربط کلام ٹوٹتا نظر نہیں آتا
- جب تمام ممکن ذرائع سے عیسائیوں پر اتمام حجت ہو گیا اور حق کھل کے ان کے سامنے آگیا لیکن وہ پھر بھی اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک دوسرے پہلو سے اور نہایت ٹھہرے ہوئے اور مثبت اسلوب میں انھیں اسلام کی دعوت دی اور اس میں بجائے ان کے عقائد باطلہ کو زیر بحث لانے کے نہایت حکیمانہ طریقے سے ایک قدر مشترک کے ذریعے بات کا آغاز کیا
- دعوت و تبلیغ کی حکمت کا ایک اہم اصول۔ گفتگو جب مباحثے اور مناظرے کا اسلوب اختیار کرلے تو پھر قرآن حکمت کے ذریعے دعوت کا حکم دیتا ہے اور حکمت کا پہلا تقاضا یہ کہ جانبین میں قدر مشترک تلاش کی جائے
- قدرِ مشترک سے بات آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے، مشترک بات کی مقتضیات کو بڑی آسانی سے مخاطب کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے اور وہ ہزار کوشش کے باوجود بھی فرار کا راستہ اختیار نہیں کرسکتا۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا

- اہل کتاب کے ساتھ قدرِ مشترک ۔ ایک ایسا کلمہ یا بات جس کی دعوت اس سے قبل آنے والے تمام انبیاء علیہ السلام دیتے آئے ہیں یہ بات یہ کلمہ - توحید کا کلمہ ہے
- یہی توحید تمام انبیاء و رسل کی دعوت کا مرکزی نکتہ اور اساس تھی جس پر تمام آسمانی مذاہب استوار ہوئے
- اہل کتاب کو دوبارہ اسی عہد رفتہ اور متاع گم گشتہ کی طرف آنے کی دعوت دی گئی ہے۔اس کلمے کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کی جائے کیونکہ اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔نہ اس کا کوئی فرزند ہے، نہ کوئی اقنوم (person of the Trinity)۔نہ اس کا کوئی مظہر ہے جو اس کا اوتار بن سکے اور نہ کوئی دیوتا ہے جو اس کی قوتوں میں شریک ہو
- اگر یہ اہل کتاب توحید کی اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کردیں جو تمام مذاہب کے درمیان قدر مشترک اور تمام مذاہب کی اساس کی حیثیت رکھتی ہے تو پھر آپ کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ صاف صاف ان پر یہ بات واضح کردو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ ہم حامل دعوت امت کے اسی منصب پر فائز کیے گئے ہیں، جس منصب سے اے اہل کتاب تمہیں معزول کیا گیا ہے ہم نے اس فریضہ ٔ دعوت کی ادائیگی کے تمام تقاضوں کو پورا کیا تم اس بات پر گواہ رہو

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل کتاب

لِمَ تُحَآجُّوۡنَ - کیوں تم حجت کرتے ہو

فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ -ابراہیم علیہ السلام (کے بارے) میں

وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ -اور نہیں نازل کی گئی

التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ - تورات اورانجیل

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ - مگر ان (علیہ السلام) کے بعد

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ - تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوۡرَىٰةُ وَٱلۡإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿٦٥﴾

اے اہل کتاب ! تم ابراہیمؑ کے بارے میں ہم سے کیوں جھگڑا کرتے ہو؟ تورات اور انجیل تو ابراہیمؑ کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے

O People of the Book! Why dispute ye about Abraham, when the Law and the Gospel Were not revealed Till after him? Have ye no understanding?

محمد اقبال

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَاۤ اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰٮةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۵﴾

دلائل میں پسپائی کے بعد جذبات کا سہارا

- یہ تعصب اور ہٹ دھرمی کی دلیل ہے کہ جب اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے کوئی مضبوط دلیل باقی نہ بچی ہو تو بجائے راہِ راست اختیار کرنے اور اپنی ناکامی کو قبول کرنے کے، لوگوں کے جذبات کو ابھار کر بدگمانیوں کی دھول میں پناہ گاہ بنائی جائے
- عام آدمی دلائل سے زیادہ جذبات پہ مرتا اور جذبات سے جیتا ہے، اسے اگر یہ یقین دلا دیا جائے کہ فلاں فرد یا فلاں گروہ اس عظیم شخصیت کے خلاف ہے جو تمہاری جذباتی عقیدت کا مرکز ہے تو اس کے بعد اہل حق کے مضبوط سے مضبوط دلائل بھی عوام کے ناقابل قبول ہو جاتے ہیں
- یہود، نصاریٰ اور مشرکین تینوں ہی گروہ اپنی بدعات کی حمایت میں ابراہیم علیہ السلام کا نام استعمال کرتے تھے، یہود کہتے کہ حضرت ابراہیمؑ ہمارے طریقہ پر تھے. نصاریٰ ان کو اپنے طریقہ پر بتاتے اور مشرکین عرب اپنے طریقہ پر (اور آپ ﷺ کے طریقے اور لائے ہوئے دین کا دینِ ابراہیمی کے خلاف بتاتے)
- قرآن نے یہاں ان کے اس پروپگنڈے کی تردید کی ہے کہ توراۃ اور انجیل کا نزول تو حضرت ابراہیمؑ کے صدیوں بعد ہوا ہے، پھر وہ یہودیت یا نصرانیت پر کس طرح ہوئے ؟ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟

اضافی مواد

Reference Material

مباہلہ

- مباہلہ کے معنی - دو افراد یا دو فریقوں کا ایک دوسرے پر نفرین کرنا، اس طرح کہ جو افراد کسی مذھبی مسئلہ پر آپس میں اختلاف رکھتے ہیں، ایک جگہ پر اکٹھا ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں تضرع کی حالت میں درخواست کرتے ہیں کہ جھوٹے کو رسوا کرکے اس کو سزا دے اور جو حق پر ہے اسے پہچانا جائے اور اس طرح حق و باطل کی تشخیص کی جائے
- کیا مباہلہ اس زمانے میں بھی ہو سکتا ہے؟ ایسا معاملہ جس کا حق ہونا دلائلِ حقہ سے واضح ہو چکا ہو، اس کے باوجود مدِّمقابل اسے تسلیم کرنے پر تیار نہ ہو، اور صاحبِ حق اپنی سچائی، یا دعوے کی سچائی ثابت کرنے کے لیے مباہلہ کرنا چاہے تو شرعًا اس کی اجازت ہے
- "جب اہل باطل بحث و مباحثہ کے بعد اللہ تعالی کی جانب سے حجت قائم ہونے پر بھی باطل نظریے سے رجوع نہ کریں بلکہ اپنی ہٹ دھرمی پہ قائم رہیں تو انہیں مباہلے کی دعوت دینا سنت ہے" زاد المعاد از ابن القیمؒ)
- سورۃ آل عمران کی آیت 61 کو مفسرین آیت مباہلہ کہتے ہیں، کیونکہ اس میں مباہلہ کا ذکر آیا ہے

مباہلہ

- آپ ﷺ کا اپنی صاحبزادیوں میں سے صرف حضرت فاطمہؓ کو مباہلے کے لیے ساتھ لے جانے سے بعض لوگوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ کی صاحبزادی صرف ایک تھی ورنہ دوسری صاحبزادیاں بھی اس روز مباہلہ میں شرکت کرتیں۔
- تمام تاریخ کی کتابیں اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں، لیکن مباہلے کے وقت تین انتقال فرما چکی تھیں۔ حضرت رقیہؓ نے دو ہجری میں، حضرت زینبؓ نے آٹھ ہجری میں اور حضرت ام کلثومؓ نے نو ہجری میں انتقال فرمایا۔ اس لیے ان کا آپ ﷺ کے ساتھ مباہلے میں آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
- اسی طرح اس واقعے سے اہل بیت کو صرف پانچ افراد تک محدود کرنا نہ صرف قرآن کے اہل بیت کے مفہوم کے خلاف ہے بلکہ حدیثِ مبارکہ کے بھی
- قرآنِ مجید میں اہلِ بیت سے مراد ازواج اور اولاد ہے (المفردات - امام راغب)
- آپ ﷺ نے اپنی ازواج و اولاد کے علاوہ علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کو بھی اپنی اہلِ بیت میں شامل فرمایا ہے

اہل بیت

- قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَـٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۱۱/۷۳
- فرشتوں نے کہا کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کر رہی ہو؟ اے گھر والو ! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں
- إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓا۟ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا ـ ۲۰/۱۰
- جب موسٰی علیہ السلام نے (مدین سے واپس مصر آتے ہوئے) ایک آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے
- إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا - ۳۳/۳۳
- اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کرے اور تمہیں خوب پاک کرے
- قرآنِ مجید میں اہلِ بیت سے مراد ازواج اور اولاد ہے (المفردات - امام راغب)
- آپ ﷺ نے اپنی ازواج واولاد کے علاوہ علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کو بھی اپنی اہلِ بیت میں شامل فرمایا ہے

انسان (آدم) کی مٹی سے تخلیق کے مراحل (قرآن میں)

① **تُراب** : Inorganic matter خاک, خشک مٹی۔ جس میں نمی نہ ہو

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ - وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

② **مَاء** پانی - Water

وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ - اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا

③ **طِيْن** : گیلی مٹی (Clay) - پانی سے گوندھی ہوئی مٹی
چاہے اس سے رطوبت ختم ہو جائے - جیسے سوکھا کیچڑ

وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ اُس نے انسان کی تخلیق کی ابتداء گارے سے کی

انسان (آدم) کی مٹی سے تخلیق کے مراحل (قران میں)

④ لَازِب: (طین لازب) adsorbable clay لیس دار مٹی، چپکنے والی مٹی، طین کی اگلی شکل

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ان کو ہم نے لیس دار گارے سے پیدا کیا ہے

⑤ حَمَا : جب گارا قدرے سخت ہو کر چپکنے لگتا ہے بدبودار کیچڑ جب سیاہ رنگ کا ہو جائے

old physical & chemical altered mud

- حمٰی حرارت اور بخار۔ قران میں یہ لفظ تپنے کھولنے اور جلنے کیلیئے آیا ہے
- ایسا گارا جس کی سیاہی تپش اور حرارت کے باعث وجود میں آئی ہو Fermented
- وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ
- ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا

انسان (آدم) کی مٹی سے تخلیق کے مراحل (قرآن میں)

⑥ صَلۡصَال Dried and purified clay

جب سیاہ بدبودار کیچڑ پک کر خشک ہو جائے اور ہلکی سی ضرب سے بجنے لگے

صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّار۔ کثافتوں سے پاک - عمدہ حالت کی مٹی

خَلَقْتَه‘ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ۔

اسے تو نے سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے پیدا کیا ہے

⑦ سُلَالَة خلاصہ، نچوڑ، کارآمد حصہ (Extract of purified clay)

- مٹی میں سے نکالا ہوا وہ جوہر جسے میلے پن سے اچھی طرح صاف کر دیا گیا ہو۔ مفردات

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا